مسلک اکابر

فی

تحقیق الحیوۃ وعدم السماع لاھل المقابر

تحقیق مسئلہ حیوۃ النبی ﷺ وعدم سماع الموتی

مؤلف:

ابو السماء شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری

امیر جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ العالیہ

مدیر جامعۃ الامام محمد طاہر دار القرآن پنج پیر (صوابی)

ناشر: مکتبۃ الیمان دار القرآن

پنج پیر (صوابی) الپاکستان

فون ۰۹۳۸-۲۲۱۸۰۳

Maktaba Tul Ishaat.com

Scanned by PDFer

عظیم الشان خوشخبری

★ اب مکتبہ اشاعت آپ کے جیب میں ★

دنیامیں کسی بھی جگہ علماء جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف Play Storeاور Websiteسے بالکل فری انسٹال / ڈاؤن لوڈ کریں۔

انسٹال / ڈاؤن لوڈ کرنے کا طریقہ

Play Storeسے " مکتبۃ الاشاعت "انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں مطلوبہ کتاب ڈاون لوڈ کریں نیز اپنی کتاب کو Play Store/Website پر مفت شائع کرنے کے لیے بھی رابطہ کریں۔

روٹ

ویب سائٹ پر جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کے تمام تصانیف مثلاً تفاسیر، فتاویٰ جات، شروح، سوانح حیات، نوٹس، درس نظامی کے کتب وغیرہ دستیاب ہیں آپ وقتاً بوقتاً Play Storeاور websiteپر چیک کیا کریں مزید معلومات کے لیے دیے گئے واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔ وہاں آپ کو آسانی کے لئے مطلوبہ کتاب کا link دیا جائے گا اور آپ کو بہترین رہنمائی دی جائے گی جس سے آپ کو مطلوبہ کتاب آسانی سے ملے گا۔ پلے سٹور پر ترجمہ و تفسیر یا سورتوں کے نوعیت والے تصانیف دستیاب ہوں ہیں کیونکہ ایک PDF میں اس کا مطالعہ مشکل ہوتا ہے تو ہم نے آسانی کے لیے ہر ایک پارے کے لیے الگ الگ بٹن بنایا ہے تاکہ قارئین کے لیے پڑھنے میں آسانی ہو باقی تمام نوعیت کے تصانیف مندرجہ ذیل ویب سائیٹ پر دستیاب ہوں گے۔ جو Goggle پر مزکورہ ویب سائیٹ میں سرچ کرنے سے یا ہمارے مندرجہ بالا app " مکتبۃ الاشاعت "کو پلے سٹور سے انسٹال کرنے کے بعد ایپ میں سرچ کرنے سے ملیں گے۔ آسانی کے لیے ویب سائیٹ پر links ملاحظہ کیجئے۔ جزاکم اللہ

WhatsApp:0320-1914145

ویب سائیٹ **maktabatulishaat.com** (مکتبۃ الاشاعت ڈاٹ کام)

بسم الله الرحمن الرحيم

مسلک الاکابرؒ

فی

تحقیق الحیوٰۃ وعدم السماع لاھل المقابر

تحقیق مسئلہ حیوٰۃ النبی ﷺ و عدم سماع الموتی

مؤلف

حضرت شیخ القرآن والحدیث

ابوالایمان

مولانا محمد طیب طاہری

مدظلہ العالی

امیر جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ العالمیہ

و

مدیر جامعۃ الامام محمد طاہرؒ دارالقرآن پنج پیر (صوابی)

ناشر

مکتبہ الایمان دارالقرآن پنج پیر (صوابی)

Maktaba Tul Ishaat.com

Scanned by PDFer

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

☐ نام رسالہ: مسلک الاکابر.....

☐ مؤلف: شیخ القرآن والحدیث ابوالیمان
مولانا محمد طیب طاہری مدظلہ العالی

☐ طبع اول: جمادی الاول ۱۴۲۱ھ
جولائی ۲۰۰۰ء

☐ طبع دوم: ربیع الاول ۱۴۲۲ھ
جون ۲۰۰۱ء

☐ طبع سوم: شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ
طبع چہارم: رجب ۱۴۲۷ھ اگست ۲۰۰۶ء
اکتوبر ۲۰۰۳ء

☐ تعداد: ۱۱۰۰

☐ ناشر: مکتبۃ الیمان

مطبع:- جامعۃ الامام محمد طاہر رحمہ اللہ
اشاعت اکیڈمی اینڈ پرنٹنگ ایجنسی دارالقرآن پنج پیر صوابی
دکان نمبر ۷۔ کنگ سنٹر بالو حیدو ڈھیری
محلہ جنگی پشاور فون: 0300-9391643 فون: 0938-221803

Scanned by PDFer
Maktaba Tul Ishaat.com

صاحب تصنیف

نام :- شیخ القرآن مولانا محمد طیب طاہری مدظلہ

ابن شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ الغافر

ولادت :- مارچ ۱۹۵۷ء

تعلیم :- تکمیل درس نظامی دارالقرآن بنج پیر ۱۵ رجب المرجب ۱۴۰۶ھ

۲۵ مارچ ۱۹۸۶ء بروز پیر

تدریس :- تفسیر قرآن کریم، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم

جامعۃ الامام محمد طاہر رحمہ اللہ دار القرآن بنج پیر

۱۹۸۶ء تا حال

صحافت :- چیف ایڈیٹر ماہنامہ "التوحید والسنۃ"

مناصب :- (۱) جانشین شیخ القرآن والحدیث مولانا محمد طاہرؒ۔

(۲) امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ العالمیہ ۱۹۸۶ء تا حال۔

(۳) سربراہ نوجوانان توحید وسنت۔ پاکستان

(۴) مدیر جامعۃ الامام محمد طاہرؒ دارالقرآن بنج پیر۔

وہ ممالک جن میں درس قرآن دیئے :-

پاکستان ۔ سعودی عرب۔ ابو ظہبی۔ دبئی ۔ شارجہ۔ البریمہ۔ العین۔

تصانیف :- (۱) مدمۃ التھریہ علی دندۃ الدھریہ (۲) ازالۃ الاوہام

(۳) مسلک الاکابرؒ فی تحقیق الحیاۃ وعدم السماع لاھل القبائر

(۴) مرشد الحیران الی فہم القرآن (۵) کتاب الجہاد

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱۔	صاحب تصنیف	۱
۲۔	آئینہ مضامین	۲
۳۔	تصدیقات	۳
۴۔	سبب تالیف	۸
۵۔	افتتاحیہ	۱۰
۶۔	مسئلہ حیات النبی ﷺ	۱۱
۷۔	المہند اور اکابرؒ کا عقیدہ	۲۰
۸۔	ہمارے کرم فرماؤں کا المہند پر عدم اعتماد اور اس میں تحریف	۲۳
۹۔	قبر اور برزخ کا مطلب	۲۵
۱۰۔	مسئلہ عدم سماع الموتی	۲۹
۱۱۔	خلاصۃ الکلام	۴۵
۱۲۔	ضمیمہ	۴۷

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

بسم الله الرحمن الرحيم

تصديق

شيخ التفسير والحديث استاذ العلماء بقية السلف داعى التوحيد والسنة

حضرت العلامه مولانا محمد يار بادشاه صاحب

امير اشاعة التوحيد والسنة (صوبه سرحد)

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فان الناس فى سماع الموتى و حياة النبى ﷺ ثلاثة طوائف مفرطين و مفرّطين و متوسطين.

اما فى المسئلة الاولى فالمفرطون فيها اى خارجون عن حد الاعتدال من يقول ان الميت يسمع فى كل وقت و كل حال و عن كل شخص كما هو عقيدة البريلوية و من شابههم من بعض العلماء ينتسبون انفسهم الى الديوبند.

والمفرّطون اى الناقصون فيها من يقول ان قائل سماع الموتى كافر مطلقا كما هو عقيدة الجماعة المسلمين فى هذا العصر فانى رأيت فى جرائدهم ان الامام البخارى كافر (نعوذبالله) فانه قائل بسماع خفق النعال فهذا تفريط و تنقيص عن حد الاعتدال.

والفرقة المتوسطة تقول ان عدم سماع الموتى راجح و قائل سماع الموتى فى حالته الراهنة على طريق خرق العادة ليس بكافر و هذا مذهب الاحناف و مذهب علماء الديوبند ولهذا اوّل مولانا رشيد

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

احمد گنگوهیؒ حدیث قرع النعال بسرعة السؤال والجواب کمافی الکوکب صفحه ۳۱۹ وحدیث قلیب بدر بالعلم بما قال رسول الله ﷺ کمافی اللامع الدراری جلد ٤ صفحه ۳۹۱ وهذا مسلك علماء اشاعة التوحید والسنة کثرالله سوادهم.

وفی المسئلة الثانیة من یقول بالحیاة الدنیویة فهم خارجون عن حد الاعتدال وناکبون عن النصوص ومن انکرالحیاة مطلقافهم ناقصون و ناکبون عن النصوص ایضاً و من یقول بالحیاة البرزخیة وهو فی اعلیٰ درجة و اکمل مرتبة من غیرهم فهذه فرقة متوسطة عادلة.

فمؤلف هذه الرسالة مولانا محمد طیب امیر اشاعة التوحید والسنة حقق المسلك الحق وهو مذهب العلماء الاحناف بالنقول عن کتب الاحناف و هو مسلك علماء الدیوبند بالنقول عن فتاوی علماء الدیوبندوهو مسلك علماء اشاعةالتوحیدوالسنة سادا لافواه المخالفین ان علماء اشاعة التوحید والسنة مخالفون عن مسلك الاحناف و مسلك علماء دیوبند بل فی الحقیقة علماء هذه الجماعة تابعون لمسلك الحنفیة ومسلك الدیوبندیة لا الفرقة البریلویة واشباههم فلا نخاف لومة لائم ولله در القائل:

عرفی تومیندیش زغوغائے رقیباں

آواز سگاں کم نہ کند رزق گدارا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

فجزی الله المولف بهذا التحقیق و بارك الله فی علمه و عمله

اللهم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً ورزقنا اجتنابه

وانا الاحقر محمد یار بادشاہ صاحب خادم القرآن والحدیث

دارالقرآن پنج پیر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

تصدیق

سیف بے نیام، بقیۃ السلف، ولی ابن ولی حضرت العلامہ مولانا
سید ضیاء اللہ شاہ بخاری مدظلہ ناظم اعلیٰ اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان

بعد الحمد والصلوٰۃ بعض حضرات کی باسی کڑھی میں پھر سے ابال آجانے سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مسئلہ حیات النبی ﷺ اور مسئلہ عدم سماع الموتی پر ایک مختصر مگر جامع تحریر مرتب کی جائے جو معاندین وحاسدین کی بے جا فتویٰ بازی اور گھٹیا پروپیگنڈے پر مبنی طوفان بد تمیزی کا سنجیدہ اور مؤثر تدارک بن سکے۔ حضرت مولانا العلامہ محمد طیب طاہری مدظلہ نے زیر نظر رسالہ مرتب فرماکر اس اہم ضرورت کو پورا کیا اور بحیثیت امیر جماعت اپنا فریضہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے اس رسالہ میں بخوبی واضح فرمادیا ہے کہ ہم ان مسائل میں جمہور اہل سنت اور خصوصاً اکابر علمائے دیوبند کے پیروکار ہیں اور اسے اپنی سعادت خیال کرتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

بندہ نے اس رسالہ کو من اولہ الی آخرہ غور پڑھا ہے اور بندہ اس کی مکمل تائید و توثیق کرتا ہے۔ یہی ہمارا موقف و مسلک ہے۔ ضد و تعصب اور ہٹ دھرمی کا تو کوئی علاج نہیں البتہ انصاف پسند قارئین کیلئے یہ تحریر دعوت فکر اور نافع ثابت ہوگی اور اس سے حاسدین و معاندین کا بے جا پروپیگنڈہ بھی دم توڑ جائے گا

ان شاء اللہ العزیز۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

تصدیق

شیخ التفسیر والحدیث حضرت العلامہ مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب

امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ صوبہ پنجاب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم : اما بعد!

بندہ نے محترم المقام حضرت العلامہ مولانا محمد طیب صاحب مدظلہ امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کا مرتب کردہ رسالہ "مسلک الاکابر فی تحقیق الحیاۃ وعدم السماع لاھل المقابر" کے دو تہائی سے زائد حصہ کا مطالعہ کیا۔ اثبات مقصد کے لئے وزنی دلائل اور سنجیدگی ومتانت کا مجموعہ پایا۔ یہ رسالہ دیوبندی مکاتب فکر کو یکجا کر سکتا ہے اگر تعصب وتنگ نظری سے گریز کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ محترم کے علم میں مزید برکت عطا فرمائے اور رسالہ کو صحیح مقام نصیب فرمائے۔ آمین۔

عصمت اللہ

قلعہ دیدار سنگھ

امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ صوبہ پنجاب

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سبب تالیف

اللہ کریم نے اپنے فضل واحسان سے اشاعۃ التوحید والسنہ کے علماء و ارکان کو دین اسلام کی ترویج واشاعت، درس قرآن وحدیث اور دیگر علوم اسلامیہ کی خدمت کیلئے اس دور میں بطور خاص ممتاز فرمایا ہے۔ یہ مصروفیات مبارک ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر ہمہ وقتی ہیں کہ ہمیں حاسدین اور معاندین کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی بھی نہ فرصت ہوتی ہے اور نہ خواہش والحمد للہ علیٰ ذالك۔ لیکن بعض اوقات کسی سائل کے جواب میں مختصر طور پر کچھ عرض کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ربیع الاول ۱۴۱۹ھ میں کراچی کے کسی مفتی نے مشق ستم فرمائی تو کراچی ہی کے ایک ساتھی نے اپنے کچھ سوالات کے ساتھ فتویٰ کی نقل بھی بھیجی۔ میں نے اپنے جواب میں فتویٰ کے مندرجات کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ عرض کر دیا لیکن اسے محض نجی خط وکتابت ہی سمجھا اور اسے شائع کرنے کا ارادہ نہیں کیا۔ ابھی دو تین ماہ پہلے کراچی ہی کے ایک اور مفتی کا فتویٰ ہمارے علاقے میں تقسیم ہو رہا تھا تو مولانا مفتی سراج الدین صاحب مفتی ومدرس حدیث دارالقرآن پنج پیر نے اس پر ایک مختصر سا مضمون لکھا جو ماہنامہ التوحید والسنہ کے شمارہ اپریل ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

کچھ عرصہ پہلے مجھ سے منسوب ایک دو ورقی ٹریکٹ بنام "حیاۃ النبی ﷺ کے متعلق جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان کا عقیدہ" شائع ہوا تھا جس پر بطور ناشر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

علامہ احمد سعید خان کے بیٹے مولوی عصمہ اللہ کا نام درج تھا۔ لیکن یہ تحریر نہ میں نے لکھی، نہ میرے مشورہ وارادہ سے لکھی گئی اور نہ ہی چھپنے سے پہلے میرے علم میں آئی۔ یہ مجھ پر سراسر الزام وبہتان اور ایک جعل سازی ہے۔ میں اس جعل سازی اور جعل ساز سے بالکل بری اور بیزار ہوں۔

پنجاب کے ایک عالم قاضی مظہر حسین صاحب، جو خیر سے اپنے آپ کو دیوبندی کہتے ہیں اور جنہیں کسی ستم ظریف نے مذاقاً پر "مظہر مباحث" کہا تھا، اپنے بیانات میں ہمیں عموماً یاد فرماتے رہتے ہیں۔ چند ماہ سے ان کے رسالہ میں ہمارے متعلق کچھ نہ کچھ قلم گھسائی کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور بڑے گرے ہوئے انداز کی تحریرات سامنے آرہی ہیں جنہیں بعض دوسرے رسائل میں بھی نقل کیا جاتا ہے۔ اسلئے اب اس موضوع پر قلم اٹھانا ضروری ہو گیا ہے۔

حضرت خطیب اسلام مولانا علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ الباری سرپرست اعلیٰ اشاعۃ التوحید والسنہ کی وفات پر ایک اخباری مضمون کی بنا پر پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کے ازالہ کیلئے مذکورہ بالا جواب فتویٰ پر مشتمل تحریر کو بنیاد بنا کر گذشتہ سال ایک تحریر بنام (مسلك الاكابر في تحقيق الحياة و عدم السماع لاهل المقابر) مرتب کی گئی تھی۔ اسے ہی بعض اضافات کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریر کو نافع بنائے اور ازالہ شبہات ووساوس کا ذریعہ بنائے آمین۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

افتتاحیہ

مخالفین کے مسلسل پروپیگنڈے سے بعض حضرات میں یہ تاثر پیدا ہو گیا ہے کہ حیات النبی ﷺ اور سماع الموتی کے متعلق اشاعۃ التوحید والسنۃ اکابر علمائے دیوبندؒ سے الگ کوئی مؤقف رکھتی ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ اشاعۃ التوحید والسنۃ حنفیت کے اُسی تسلسل کی امین ہے جس کے اپنے دور میں بہترین ترجمان اکابر علمائے دیوبندؒ تھے۔ اس جماعت کے زریں کارناموں میں اکابرؒ کے مشن رجوع الی القرآن والسنۃ کی دعوت کو عام کرنا، معاشرتی اصلاح کیلئے ان کی کوششوں سے عوام کو روشناس کرانا، ان کی قربانیوں اور جدوجہد آزادی میں ان کی مساعی پر روشنی ڈالنا، مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینا اور اپنے ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا شامل ہیں۔ ہماری جماعت کے علماء نے اکابرؒ کے شروع کردہ اشاعت توحید و سنت، رد شرک و بدعت اور اصلاح رسومات ہندوانہ کے جہاد کا تسلسل برقرار رکھا اور دیوبندیت کی خاطر ماریں کھائیں۔ انہوں نے اکابرؒ کی عبارات کے دفاع میں معرکہ آرا مناظرے کئے اور سارے جہان سے اکابر دیوبندؒ کی فضیلت و بزرگی کو منوایا۔

یہاں حیات النبی ﷺ اور سماع الموتی کے متعلق علمائے اہل سنت، فقہائے احناف اور بالخصوص اکابر دیوبندؒ کی عبارات سے ان کا مؤقف واضح کیا جاتا ہے تاکہ یہ ظاہر ہو سکے کہ اشاعۃ التوحید والسنۃ فقہائے احناف اور اکابر دیوبندؒ کے فکری ورثہ کی بہترین امین اور انہی کے مسلک کی داعی ہے اور تاکہ اکابرؒ کے نام کی آڑ لے کر طوفان اٹھانے والوں کو بھی غور و فکر کا موقع مل سکے وبیدہ التوفیق۔

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ مسئلہ حیات بعد الموت کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ مرنے کے بعد ہر مکلف کو اس کے ایمان واعمال کے مطابق ایک نئی زندگی ملتی ہے جسے عالم برزخ کے ساتھ متعلق ہونے کی وجہ سے حیات برزخیہ کہتے ہیں۔ اور ایمان واعمال کے مراتب میں فرق برزخی زندگی پر اثرانداز ہوتا ہے۔ اس لئے عام اموات مسلمین کے مقابلہ میں شہداء ان سے عالی حیات برزخیہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام شہداء سے بھی کہیں اعلیٰ واولیٰ، افضل واکرم، ارفع واشرف اور احسن واجمل برزخی حیات سے سرفراز ہیں، تاہم وہ دنیوی زندگی نہیں۔ علامہ ابن ابی العز الحنفی (المتوفی ۷۹۲ھ) لکھتے ہیں:

فالروح لها بالبدن خمسة انواع من التعلق، متغايرة الاحكام:

أحدها: تعلقها به في بطن الام جنينا.

الثاني: تعلقها به بعد خروجه الى وجه الارض.

الثالث: تعلقها به في حال النوم، فلها به تعلق من وجه و مفارقة من وجه.

الرابع: تعلقها به في البرزخ، فانها وان فارقته وتجردت عنه فانها لم تفارقه فراقاً كلياً بحيث لا يبقى إليه التفات البتة، فانه ورد رد ها إليه وقت سلام المسلم، وورد انه يسمع خفق نعالهم حين يولون عنه، وهذا الرد إعادة خاصة لا يوجب حياة البدن قبل يوم القيمة:

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

الخامس : تعلقها به یو م بعث الاجساد، وھو اکمل انواع تعلقھا با لبدن ، ولانسبة لما قبله من انواع التعلق الیه. (شرح عقیدة الطحا وية : ٤٥١)

بدن کے ساتھ روح کا تعلق پانچ طرح کا ہے اور ہر تعلق کے احکام دوسرے سے الگ ہیں :

اول : ماں کے پیٹ میں روح کا بدن کے ساتھ جنین کی حالت میں تعلق ۔

ثانی : بطن مادر سے خروج کے بعد دنیاوی زندگی میں بدن کے ساتھ روح کا تعلق۔

ثالث : نیند کی حالت میں بدن کے ساتھ روح کا تعلق، یہ بدن کے ساتھ اس کا ایک طرح کا تعلق اور ایک طرح کی جدائی ہے۔

رابع : برزخ میں بدن کے ساتھ روح کا تعلق ،اگرچہ (موت سے) روح اس بدن کو چھوڑ دیتی اور اس سے جدا ہو جاتی ہے لیکن بایں طور کہ ان میں کلی جدائی نہیں ہوتی کہ روح کا اس کی طرف التفات ہی نہ رہے۔ کیونکہ سلام کرنے والے کے سلام کے وقت اس کا رد اور دفن کرنے والوں کے لوٹتے ہوئے ان کے جوتوں کی آواز کا سننا وارد ہوا ہے۔ لیکن یہ ایک خاص طرح کا اعادہ ہے جس سے قیامت سے پہلے جسمانی زندگی لازم نہیں آتی (اگرچہ اس اعادہ میں بھی سخت کلام ہے اور یہ مؤول ہے لیکن یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں)۔

خامس : بدن زندہ کئے جانے کے دن (یوم قیامت کو) بدن کے ساتھ روح کا تعلق، یہ بدن کے ساتھ روح کے تعلق کی سب سے کامل قسم ہے اور سابقہ اقسام تعلق میں سے کسی کو اس تعلق سے کوئی نسبت ہی نہیں۔

علمائے احناف کے سرخیل امام کاسانی حنفیؒ (المتوفی : ۵۸۷ھ) اور علامہ

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

شمس الدین السرخسی اپنی مایہ ناز کتاب " کتاب المبسوط " میں فرماتے ہیں :

ولا شك ان درجته كانت فوق درجة الشهداء و إنما وصفهم بالحياة فی حق احكام الآخرة . الا ترىٰ إلى قوله تعالىٰ :. بل احياء عندربهم يرزقون،فامافی حق احكام الدنيافالشهيد ميت: يقسم ماله، وتنكح امراته بعد انقضاء العدة ، ووجوب الصلوة عليه من احكام الدنيا. فكان ميتاً فيه فيصلىٰ عليه، والله اعلم با لصواب .

(بدائع الصنائع: ۱/ ۳۲۵،کتاب المبسوط :۲/ ۵۰)

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کا درجہ شہداء سے بڑھا ہوا ہے۔ شہیدوں کو تو اللہ تعالیٰ نے احکام آخرت کے لحاظ سے زندگی سے موصوف کیا ہے۔ کیا آپ باری تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف نہیں دیکھتے :

بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔

جہاں تک احکام دنیا کا تعلق ہے تو شہید میت ہے :اس کا مال تقسیم کر لیا جاتا ہے ،اس کی بیوہ عدت پوری ہونے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔ اور اس پر نماز جنازہ کا وجوب بھی احکام دنیا میں سے ہے۔ پس نبی کریم ﷺ بھی احکام دنیا کے لحاظ سے میت ہیں۔ اسی لیے آپؐ پر جنازہ پڑھا گیا،واللہ اعلم بالصواب ۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :

لانه بعد موته وان كان حياً فهی حياة اخروية

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

لاتشبه الحیاۃ الدنیا۔

(فتح الباری: ۷/۲۶۹)

کیونکہ نبی کریم ﷺ اگرچہ اپنی موت کے بعد بھی زندہ ہیں لیکن یہ اخروی زندگی ہے جو دنیاوی زندگی کے مشابہ نہیں۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں:

والانبیاء احیاء عند وبھم کحیاۃ الشھداء عند ربھم ولیست حیاتھم کحیاۃ اھل الدنیا ولا حیاۃ اھل الآخرۃ، بل لون آخر

(تاریخ الاسلام ووفیات المشاھیر والاعلام: ۱/۲۶۹)

اور انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں جیسے شہداء کی اپنے رب کے ہاں زندگی ہے۔ اور ان کی زندگی اہل دنیا کی زندگی کی طرح نہیں نہ ہی اہل آخرت کی زندگی کی طرح ہے بلکہ وہ ایک اور طرح کی زندگی ہے۔

وحیاتھم بلا ریب اتم واشرف من حیاۃ الشھداء الذین ھم بنص الکتاب احیاء عند ربھم یرزقونO (آل عمران: ۱۶۹)

وھؤلاء حیاتھم الآن فی عالم البرزخ حق ولکن لیست ھی حیاۃ الدنیا من کل وجہ ولا حیاۃ اھل الجنۃ من کل وجہ

(سیر اعلام النبلاء: ۹/۱۶۱)

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی زندگی بلاشبہ شہداء کی زندگی سے اتم واشرف ہے جو بنص کتاب زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیئے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

جاتے ہیں (آل عمران ...

اور اس وقت عالم برزخ کی [illegible] طرح سے دنیاوی [illegible] زندگی ہے۔

حضرت مولانا مفتی [illegible] فرماتے ہیں۔

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام [illegible] بھی اقویٰ واتم ہے۔ [illegible] نہیں جیساکہ ارشاد [illegible] لہذا احکام اموات ظاہریہ سب پر جاری ہوتے ہیں۔

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۵ / ۳۹۷)

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ فرماتے ہیں:

انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی قبور میں زندہ ہیں مگر ان کی زندگی دنیاوی زندگی نہیں بلکہ برزخی اور تمام دوسرے لوگوں کی زندگی سے ممتاز ہے۔ اسی طرح شہداء کی زندگی بھی برزخی ہے اور انبیاء کی زندگی سے نیچے درجے کی ہے۔ دنیا کے اعتبار سے تو وہ سب اموات میں داخل ہیں۔ انك میت وانهم میتون اس کی صریح دلیل ہے۔

(کفایۃ المفتی: ۱ / ۶۸)

.....اور نہ آپ ﷺ کی حیات کا یہ مطلب ہے کہ آپ ﷺ پر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

موت طبعی وارد نہیں ہوئی ہے اور جیسے آپ ﷺ زندہ تھے اسی طرح اب بھی زندہ ہیں کہ یہ بات صریح البطلان ہے۔ واللہ اعلم.

(کفایت المفتی: ۱ / ۷۴۔ ۷۵)

ہاں انبیاء علیہم السلام کو حضرت حق تعالیٰ نے ایک مخصوص اور ممتاز حیات عطاء فرمائی ہے جو شہداء کی حیات سے ممتاز ہے اور شہداء کو ایک حیات عطا فرمائی ہے جو اولیاء کی حیات سے امتیاز رکھتی ہے مگر یہ زندگیاں دنیا کی زندگی سے علٰحدہ ہیں کیونکہ دنیا کی زندگی کے لوازم ان میں پائے نہیں جاتے۔

(کفایت المفتی: ۱ / ۷۷)

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ فرماتے ہیں:

فان قلت: إن النبی ﷺ حَی فی قبره ..... قلنا: فتلك حياة اخریٰ لا من جنس الحياة الدنيوية، فهو ميت باعتبار هذه الحياة الدنيوية، حیّ بتلك الحياة البرزخية المغايرة لهذه الحياة.

(اعلاء السنن: ۱۷ / ۲۷۲)

اگر آپ کہیں: بے شک نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں ..... ہم (جواب میں) کہیں گے: یہ ایک دوسری زندگی ہے جو دنیاوی زندگی کی قبیل سے نہیں۔ اس لئے آپ ﷺ اس دنیاوی زندگی کے اعتبار سے میت ہیں اور برزخی زندگی کے اعتبار سے زندہ ہیں جو اس

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

دنیاوی زندگی سے الگ ہے۔

یاد رہے یہ کتاب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے زیر نگرانی لکھی گئی۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ سورۃ البقرۃ: ۵۴ کے تحت (شہداء اور انبیاء کی حیات برزخی اور اسکے درجات میں تفاضل) کا عنوان قائم کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ اسلامی روایات کی رو سے ہر مرنے والے کو برزخ میں ایک خاص قسم کی حیات ملتی ہے جس سے وہ قبر کے عذاب یا ثواب کو محسوس کرتا ہے، اس میں مومن و کافر یا صالح و فاسق میں کوئی تفریق نہیں۔ لیکن اس حیات برزخی کے مختلف درجات ہیں، ایک درجہ تو سب کو عام اور شامل ہے، کچھ مخصوص درجے انبیاء و صالحین کیلئے مخصوص ہیں۔ اور ان میں بھی باہمی تفاضل ہے۔

(معارف القرآن: ۱/ ۳۹۷)

مزید ملاحظہ فرمائیں:

حیات دنیاوی ظاہری کا تو دنیا میں کوئی بھی قائل نہیں۔ قرآن پاک کی اتنی صریح مخالفت کون مسلمان کر سکتا ہے؟ جو بھی قائل ہیں حیات برزخی کے قائل ہیں۔

(منقول از رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی جنوری: ۱۹۶۰ء، ص ۳۲)

(مقام حیات: ۲۳۶-۲۳۷)

صاحب تسکین الصدور مولانا سرفراز خان صفدر کے قلم سے حیات

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

دنیوی کے خلاف اجماع کا ثبوت ملاحظہ ہو:

اور اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ آسمانوں میں فرشتے اور ارواح حضرات انبیاء علیہم السلام اور حضرت عیسی علیہ السلام جسد عنصری کے ساتھ بلکہ تمام دیگر مومنوں کی روحیں آسمانوں پر موجود ہیں۔

(احسن الکلام: ۲/۱۸-۱۹)

مندرجہ بالا تحقیق سے علمائے اہل سنت، فقہائے احناف اور اکابر دیوبندؒ کا مسلک واضح ہے کہ مرنے کے بعد شروع ہونے والی زندگی دنیاوی زندگی نہیں بلکہ برزخی زندگی ہے جو دنیاوی زندگی سے الگ ہے اور اس کے مماثل نہیں۔ انبیاء و شہداء علیہم الصلوۃ والسلام بھی حیات برزخیہ رکھتے ہیں اور دنیا کے اعتبار سے وہ سب اموات میں شامل ہیں۔ یہی بات متعدد آیات قرآنی سے ثابت ہے مثلاً:

انك ميت و انهم ميتون ۝ (الزمر: ۳۰)

اے پیغمبر ﷺ! بے شک آپ نے بھی فوت ہونا ہے اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے بھی مرنا ہے۔

ثم انكم بعد ذلك لميتون ۝ ثم انكم يوم القيمة تبعثون ۝

(المؤمنون: ۱۵-۱۶)

پھر اس کے بعد تم سب مرنے والے ہو، پھر بلاشبہ تم قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے۔

الحاصل ایک دفعہ بدن سے روح نکل جانے کے بعد دوبارہ قیامت کو ہی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

داخل ہو گی اس سے پہلے نہیں، اسلئے اس سے پہلے حیات جسمانی دنیاوی کی بات غلط محض اور ان آیات کے خلاف ہے۔

بانی دار العلوم دیوبند حضرت نانوتویؒ کے ارشادات بھی ملاحظہ فرمالیں:

لیکن ظاہر ہے کہ بعد مرگ جسدِ مردہ من جملہ جمادات ہو جاتا ہے۔

(آب حیات: ۲۹)

لیکن ہر چہ بادلباد، بعد موت نہ ارواح شہداء کو ان ابدان کے ساتھ تعلق رہتا ہے نہ ارواح اور مومنین کو..... شہداء کی ارواح کو تو اور ابدان کے ساتھ تعلق پیدا ہو جاتا ہے..... بہر حال ابدان دنیا سے دونوں کو (یعنی شہداء اور دیگر مومنین کو۔ ناقل) کچھ تعلق نہیں رہتا۔

(آب حیات: ۱۶۸)

اس بدن کے اعتبار سے دونوں (شہداء اور دیگر اموات۔ ناقل) کی موت برابر ہے۔ یعنی دونوں یہاں کے جسم سے بے علاقہ ہو جاتی ہیں بلکہ شہداء کی بے تعلقی کچھ زیادہ ہو تو عجب نہیں.....

(جمال قاسمی: ۱۴)

ہمارے جو کرم فرما اسی قبر محفورہ فی الارض میں اسی دنیاوی جسم کے ساتھ حیات دنیویہ پر اصرار فرماتے ہیں اور انبیاءؑ و شہداء کی حیات برزخیہ کا انکار فرماتے ہیں، محولہ بالا عبارات کی روشنی میں خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ ان کا اہل سنت اور خصوصاً اکابر علماء دیوبندؒ سے کیا تعلق ہے!

ہم نے کچھ عرض کیا تو شکایت ہو گی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

المہند اور اکابرؒ کا عقیدہ

ہمارے مخالفین المہند کی عبارت کو بہت زیادہ اچھالتے ہیں۔ بلکہ اسی عبارت کے سہارے وہ اپنا مزعومہ عقیدہ حیات اکابر دیوبندؒ کے نام پر تھوپتے ہیں اور اشاعۃ التوحید والسنہ والوں کو دیوبندیت سے خارج کرتے اور اکابرؒ کا مخالف ثابت کرتے نہیں تھکتے۔ اس عبارت کا مطلب، اکابرؒ کا عقیدہ اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے موقف کی تائید کے لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ وہ ایک خط میں لکھتے ہیں:

حیات النبیؐ کے متعلق میرا خیال تو یہ ہے کہ تم نے مولانا حسین علی صاحبؒ کے خدام سے جو نقل کیا وہ صحیح ہے اور حضرت اقدس نانوتوی قدس سرہ نے آب حیات میں کیا لکھا اس کے دیکھنے کا تو نہ کہیں ارادہ کیا نہ آئندہ ہمت۔

(مکاتیب شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ: ۴۸۵)

اسی خط میں آگے ارشاد فرماتے ہیں۔

البتہ اپنے اکابرؒ کا عقیدہ جو ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں اور اس میں کوئی تردد نہیں، وہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام (علیہم الصلوۃ والسلام) اپنے جسد مبارک کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں فان اللہ حرم علی الارض ان یاکل اجساد الانبیاء ،او کما قال ﷺ۔

دوسری حدیث میں نبی اللہ حیّ یرزق وغیرہ کثرت سے ہیں، اور یہ وہی حیات ہے جو شہداء کیلئے قرآن پاک میں ذکر کی گئی ہے۔ البتہ حسب مراتب

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

ان حضرات کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے لیکن وہ دنیوی حیات بھی نہیں ہے، حضرت سہارنپوری نوراللہ مرقدہ نے حضرت مدنی کی درخواست پر اپنے اور اپنے اکابرؒ کے عقائد ان سب مسائل میں عرصہ ہوا لکھے تھے جو المہند کے نام سے والد صاحب کے زمانہ میں تو کثرت سے طبع ہوا کرتا تھا، اب ایک نسخہ دیوبند سے منگا کر ارسال ہے۔

(حوالہ بالا: ۴۸۶)

اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت شیخ الحدیثؒ کے نزدیک المہند میں دنیاوی زندگی کا اثبات نہیں بلکہ انکار کیا گیا ہے۔ نیز حضرت شیخ الحدیثؒ اور اکابر علمائے دیوبندؒ کا عقیدہ دنیاوی زندگی کے انکار کا ہے۔ اس طرح ہمارے مربانوں کی اصطلاح میں یہ سب حضرات اکابرؒ "منکرین حیات" اور "مماتی" تھے۔

المہند کی تصدیق فرمانے والے حضرات اکابرؒ میں سے حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ اور حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ کا موقف فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور کفایت المفتی کے حوالہ سے سابقہ سطور (صفحہ ۱۵۔۱۶) میں گزر چکا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام برزخی زندگی کے ساتھ سرفراز ہیں اور وہ دنیاوی زندگی نہیں۔ اگر المہند کی عبارت کا مطلب برزخی زندگی کا انکار اور دنیاوی زندگی کا اثبات ہوتا، جیسا کہ ہمارے مربانوں اور کرم فرماؤں نے سمجھ رکھا ہے، تو یہ حضرات کبھی بھی اپنے موقف کے خلاف اس پر دستخط نہ فرماتے۔ لہٰذا انصاف کی بات یہی ہے کہ المہند کی عبارت سے دنیاوی زندگی مراد نہیں اور یہ حضرات بھی دنیاوی زندگی کے قائل نہیں تھے، اس لئے اس پر دستخط فرمائے۔

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے مسئلہ کو مزید واضح فرمادیا کہ اکابرؒ کے عقیدہ کے مطابق حیات النبی ﷺ سے مراد دنیاوی زندگی نہیں اور ملاحظہ فرمائیں کہ حضرت شیخ الحدیثؒ انکار حیات دنیویہ پر المہند کو پیش فرمارہے ہیں۔

اگر اب بھی کوئی وضاحت درکار ہو تو حضرت شیخ الحدیثؒ کا مذکورہ بالا فرمان پھر سے ملاحظہ فرمائیں کہ اُن کے نزدیک مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق حضرت مولانا حسین علیؒ کے خدام کا موقف صحیح ہے۔ ظاہر ہے کہ حضرتؒ کے خدام اکابر اشاعۃ التوحید والسنۃ حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ، حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، حضرت شیخ الحدیث مولانا قاضی شمس الدینؒ اور اُن کے ساتھی ہیں جو اس مسئلہ کی وضاحت کے جرم میں ساری زندگی آپ حضرات کا نشانہ ستم بنے رہے۔

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

اب ہماری اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر ہم بقول آپ کے منکرین حیات، مماتی، خارج از اہل سنت اور گمراہ (نعوذ باللہ) ہیں تو ازراہ کرم اس فہرست میں اکابر دیوبندؒ کے اسمائے گرامی کا اضافہ فرما کر اُنہیں بھی اسی فتویٰ سے نوازدیں کہ ہم تو انہی حضرات کی کفش برداری کر رہے اور اُنہی کے موقف کا برملا اظہار کر رہے ہیں والحمد للہ علیٰ ذلک۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

ہمارے کرم فرماؤں کا المہند پر عدم اعتماد اور اس میں تحریف

المہند میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کی حیات دنیاوی حیات کی سی ہے اور ہمارے کرم فرما ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی حیات دنیاوی ہے۔ یعنی المہند میں آپ ﷺ کی حیات برزخیہ کو حیات دنیاوی سے تشبیہ دی گئی ہے اور ہمارے کرم فرما اسے حیات دنیاوی ہی مانتے ہیں۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ :

اول تو ان حضرات نے المہند سے الگ اپنا ایک موقف اختیار کیا جو المہند اور اکابرؒ کے موقف کے خلاف ہے۔ لیکن پھر بھی اکابرؒ کے نام کی دہائی دے رہے ہیں۔

دوم یہ کہ انہوں نے المہند سے الگ موقف اختیار کرتے ہوئے بھی اسے المہند کے ذمہ لگایا اور عوام کے سامنے عبارت المہند میں تحریف کی۔ المہند کے الفاظ (دنیا کی سی) کو (حیات دنیا) سے تحریف کر دیا۔ لیکن پھر بھی اپنی پاکبازی اور تنہا خود ہی اہل سنت والجماعۃ ہونے کے نعرے لگاتے نہیں تھکتے۔

یہ محرفین خوف خدا سے کس قدر عاری اور بے گانہ ہیں! وہ جو مسلک چاہیں اختیار کریں، رب کے ہاں اس کیلئے وہ خود جواب دہ ہوں گے۔ لیکن اکابرؒ کے مسلک و عبارات میں تحریف تو نہ کریں اور ان پر بہتان تو نہ تراشیں۔ آخر یہ کیسی دیانت ہے؟ یہ کیسی دینداری اور دین کی خدمت ہے؟ فیا للعجب!

المہند کی عبارت کو سمجھنے کیلئے دو باتوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے :

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

۱۔ یہاں نبی کریم ﷺ کی زندگی کو دنیاوی زندگی نہیں کہا گیا بلکہ دنیاوی زندگی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ یہ اصول ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ ایک دوسرے کے غیر ہوتے ہیں عین نہیں۔ یعنی وہ دونوں ایک ہی نہیں ہوتے بلکہ الگ الگ ہوتے ہیں۔ اس لئے نبی کریم ﷺ کی زندگی دنیاوی قطعاً نہیں۔ یہی اہل سنت اور خصوصاً اکابر علمائے دیوبندؒ کا اجتماعی موقف ہے اور یہی بحمد اللہ تعالیٰ ہمارا موقف و مسلک ہے۔ اس پر سابق میں اکابرؒ کی گواہیاں ہو چکیں۔

۲۔ المہند میں انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء کی حیات کو ایک نوع قرار دیا گیا ہے اور حیات شہداء کی وضاحت خود نبی کریم ﷺ نے فرمادی کہ ارواحھم فی اجواف طیر خضر یعنی شہداء کی ارواح سبز پرندوں کے اجواف میں ہوتی ہیں۔ حدیث میں بتادیا کہ شہداء کی ارواح کو سبز پرندوں کی شکل کے مثالی اجسام دیے جاتے ہیں، اسی طرح مان لیا جائے کہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح مبارکہ بھی جنت میں ہیں اور مثالی اجسام سے نوازی گئی ہیں۔

کیا ہمارے کرم فرما حدیث نبوی کے تابع اکابرؒ کے اس اجتماعی موقف کو اپنانے کے لئے تیار ہیں؟

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

قبر اور برزخ کا مطلب

اسی بحث کے ضمن میں یہاں اس نکتہ کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ میت کو برزخی حیات کہاں ملتی ہے، ہمارے مخالفین اسی مدفن ارضی میں عذاب وثواب قبر ثابت کرنے پر تلے بیٹھے ہیں اور خیر سے فقہائے احناف واکابر دیوبندؒ کی بھی کوئی بات سننے یا ماننے کو تیار نہیں۔

علامہ ابن ابی العز الحنفیؒ لکھتے ہیں:

واعلم ان عذاب القبر هو عذاب البرزخ.

(شرح عقيدة الطحاوية:٤٥١)

جان لیجئے کہ عذاب قبر تو عذاب برزخ ہی ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں:

ومراد از قبر، عالم برزخ است یعنی متوسط میان دنیا وآخرت نہ گور مخصوص۔

(مالابدمنه :۱۲ ح٦)

اور قبر سے مراد عالم برزخ ہے یعنی دنیا وآخرت کے مابین نہ کہ قبر مخصوص۔

اکابر علمائے دیوبندؒ کی مصدقہ کتاب کشف مغالطات میں ہے:

ہم پہلے عمرو کے یہ غلطی نکال دیں کہ قبر اس گڑھے کا نام نہیں ہے جہاں جسد خاکی کو مدفون کر کے خاک میں ڈالتے ہیں جہاں تک زندہ لوگوں کے ہاتھ پہنچ سکتے ہیں، اس گڑھے کو برائے نام یا بطور مجاز قبر کہتے ہیں، حقیقی قبر یہ نہیں ہے حقیقی قبر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

عالم برزخ ہے۔

(کشف مغالطات:۱۵۹)

شیخ شیوخنا مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں:

والحاصل ان البرزخ اسم لانقطاع حیاۃ

هذا العالم وابتداء حیاۃ اخریٰ۔

(فیض الباری: ۱/۱۸۳)

اور حاصل بحث یہ ہے کہ برزخ اس دنیا کی زندگی کے منقطع ہونے اور ایک دوسری زندگی کے شروع ہونے کو کہتے ہیں۔

حضرت کشمیریؒ ہی ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

ودر قبر اصلاً تعلق روح ببدن نیست۔

(مشکلات القرآن:۱۳)

اور قبر میں اصلاً روح کا بدن سے تعلق نہیں ہوتا۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں:

.....قبر سے مراد یہ محسوس گڑھا نہیں ہے.....

.....اصطلاح شریعت میں قبر گڑھے کو کہتے ہی نہیں، بلکہ عالم مثال کو کہتے ہیں قبر۔

(اشرف الجواب:۳/۶۱۳)

حضرت تھانویؒ نے اس مقام پر وضاحت سے بحث فرمائی ہے کہ عذاب وثواب قبر سے مراد عذاب وثواب برزخ ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن ؒ فرماتے ہیں :

قبر کو گہرا کرنے کی وجہ یہ نہیں ہے جیسا کہ شامی سے منقول ہوا، اور اس عالم میں میت کے بٹھانے کے لئے گہرائی مذکور کی ضرورت نہیں، کیونکہ وہ عالم اِس عالم کے مثل نہیں ہے فقط۔

(فتاوی دار العلوم دیو بند :۵ / ۴۱۲)

مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی فرماتے ہیں :

..... فرشتے میت کو ظاہری قبر میں نہیں بلکہ عالم برزخ میں بٹھاتے ہیں۔

(احسن الفتاوی :۴ / ۲۵۲)

مفتی عبد الرؤف سکھروی کہتے ہیں :

یہ عذاب قبر عالم برزخ میں ہوتا ہے جو اس دنیا سے علٰحدہ ایک عالم ہے۔ جس گڑھے میں ہم میت کو اتارتے ہیں اس میں عذاب نہیں ہوتا۔

(اصلاحی بیانات :۱ / ۲۰، ۲۱)

یہ ساری بحث قبر شرعی کی ہے جسے عرف عام میں برزخ کہا جاتا ہے اور جہاں ہر روح کو ایک دوسرا جسم دیا جاتا ہے جسے جسم مثالی کہتے ہیں۔ اور اسی کے ساتھ اُسے عذاب و ثواب ہوتا ہے۔ البتہ اس دنیاوی یا عرفی قبر اور اس جسد عنصری کے ساتھ بھی عذاب و ثواب کا ایک تعلق ہے لیکن ہم اس تعلق کی حقیقت اور کیفیت کو نہیں جانتے۔

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

ہم بھوائے آیہ قرآنی (ولکن لاتشعرون) برزخی زندگی کا شعور نہیں رکھتے اس لئے اسکی کیفیت کا تعین بھی نہیں کر سکتے۔ اگر وہ دنیاوی زندگی یا اسکے مثل زندگی ہوتی تو اس زندگی کا تو ہم سب شعور رکھتے ہی ہیں۔ برزخی زندگی کا شعور نہ رکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ برزخی زندگی دنیاوی زندگی کے مثل نہیں اور دونوں زندگیوں کی حقیقت الگ الگ ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں

اور چونکہ عالم برزخ حواس یعنی آنکھ، کان، ناک، ہاتھ وغیرہ سے مدرک نہیں ہوتا اس لئے لاتشعرون فرمایا گیا کہ تم ان کی حیات کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتے۔

(معارف القرآن: ۱ ر ۳۹۰)

البتہ ایمان و اعمال کے مراتب میں فرق برزخی زندگی پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے عام اموات کے مقابلے میں شہداء ان سے عالی حیات برزخیہ سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں اور انبیاء کرام علیہم السلام شہداء سے بھی کہیں اعلیٰ و ارفع، افضل و اکرم، ارفع و اشرف، اجلی و اجمل اور احسن حیات برزخیہ سے سرفراز ہیں تاہم وہ حیات دنیاوی نہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

مسئلہ عدم سماع الموتی

مرنے کے بعد انسان کے تمام حواس اور قوائے زندگانی ختم ہو جاتے ہیں۔اس لئے قوت سماع بھی ختم ہو جاتی ہے اور اس میں مقربین وغیر مقربین کی کوئی تخصیص نہیں۔

امام آلوسیؒ سورۃ الاحقاف کی آیت نمبر ۵ وَهُم عَن دعا نهم غافلو نO ترجمہ:۔(اور وہ ان کی پکار سے غافل ہیں) کے تحت لکھتے ہیں :

لایسمعون ولا یدرون ..... اما اِن کان المد عو جمادا فظا هر، واما اِن کان من ذوی العقول فانِ کان من المقبولین المقربین عندالله تعالیٰ فلا شتغا له عن ذلك بما هو فیه من الخیر .

(روح المعانی: ۲۶/ ۷)

وہ نہ سنتے ہیں اور نہ جانتے ہیں..... اگر پتھر کو پکارا گیا ہو تو اس کا نہ سن سکنا ظاہر ہی ہے اور اگر ذوی العقول کو پکارا گیا ہو تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کے مقبول و مقرب بندے ہیں تو وہ اس لئے نہیں سن سکتے کہ وہ اس سے ہٹ کر امور خیر میں مشغول ہیں۔

مزید ملاحظہ فرمائیں :

المیت لایسمع ولایدرك شیاً

میت نہ سنتا ہے اور نہ کچھ ادراک رکھتا ہے۔

(تفسیر کبیر للرازی: ۱/ ۱۰۴)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

الميت لا يسمع ولا يفهم

میت نہ سنتا ہے اور نہ سمجھتا ہے۔

(فتح القدير: ۱/ ۶۹، ۱۴۷، ۴۴۶)

علامہ تفتازانیؒ لکھتے ہیں:

ولا نزاع في ان الميت لا يسمع.

اور اس میں کوئی نزاع نہیں کہ میت نہیں سنتا۔

(شرح المقاصد: ۲/ ۲۲۱)

حضرت شاہ ولی اللہؒ آیۂ کریمہ انك لاتسمع الموتى پر فرماتے ہیں:

یعنی درباب شنیدن مردہ وکر برابر است

(تحفة الموحدين: ۲۳)

یعنی سننے کے معاملہ میں مردہ اور بہرہ برابر ہیں۔

حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں:

اس بدن کے اعتبار سے دونوں (شہداء اور دیگر مسلمین۔ ناقل) کی موت برابر ہے، یعنی دونوں یہاں کے جسم سے بے علاقہ ہو جاتی ہیں۔ بلکہ شہداء کی بے تعلقی کچھ زیادہ ہو تو عجب نہیں کیونکہ ان کو جب نعم البدل عنایت ہو گیا تو اب اس جسم کی محبت کیا رہی ہو گی۔ اس لئے ان کا سماع اور ان کی قبور سے استفاضہ زیادہ مستبعد ہے۔

(جمال قاسمی: ۱۴)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

اسی اصول پر دیکھ لیں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا سماع اور بھی زیادہ مستبعد ہے۔

حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

وا ستدل المنکرون ومنهم عائشةؓ وا بن عباسؓ و منهم الامامؒ بقوله تعالیٰ: انك لا تسمع الموتیٰ، فانه لما شبه الکفار بالا موات فی عدم السماع علم ان الا موات لا یسمعون والالم یصح التشبیه.

(الکوکب الدری: ۲/۱۹۷)

اور منکرین سماع نے، جن میں حضرت عائشہؓ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت امام ابو حنیفہؒ بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان انك لا تسمع الموتیٰ (بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے) سے استدلال کیا ہے۔ کیونکہ یہاں اللہ تعالیٰ نے کفار کو عدم سماع میں اموات سے تشبیہ دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے شک مردے نہیں سنتے، ورنہ تشبیہ صحیح نہیں ہوتی۔

اس کے بعد حدیث قلیب بدر پر گفتگو فرماتے ہیں اور آخر میں نتیجہ یوں بیان فرماتے ہیں:

فالظاهر انکار السماع وهو الا صح عندنا،

اس لئے ظاہر انکار سماع ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔

(الکوکب الدری: ۲/۱۹۸)

چنانچہ ظاہر ہے کہ میت اور اصم میں صلاح سماعت نہیں لہذا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

حسب قاعدہ مرجح جانب "عدم سماع" ہے الحاصل ارجح مذہب "عدم سماع" کا ہے حسب قواعد۔ پس احادیث سماع میں تاویل مناسب ہے۔

(لطائف رشیدیہ، تالیفات رشیدیہ: ۶۷۶۔۶۷۷)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمنؒ فرماتے ہیں:

سماع موتی خود مختلف فیہ مسئلہ ہے۔ حنفیہ سماع موتی کا انکار کرتے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہی مذہب ہے اور آیات قرآنیہ اس پر دال ہیں۔

(فتاوی دار العلوم دیو بند: ۵ / ۴۴۱)

انك لاتسمع الموتى وغیرہ نصوص سے عدم سماع موتی ظاہر ہے۔

فان عدم الاسماع یستلزم عدم السماع وھو قول محققی الحنفیة فقط۔ (کیونکہ عدم اسماع عدم سماع کو مستلزم ہے اور یہی محققین حنفیہ کا قول ہے فقط۔ ترجمہ: از ناقل)

(حوالہ بالا: ۵ / ۴۳۸)

اور یہ مسئلہ جان لیں کہ قرآن شریف میں سماع موتی کا انکار کیا گیا ہے۔ لہذا حدیث شریف میں تاویل کرنا مناسب ہے۔

(حوالہ بالا: ۵ / ۴۶۷)

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ فرماتے ہیں:

اکثر صوفیہ سماع موتی کے قائل ہیں لیکن

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

علماء حنفیہ کے نزدیک ثابت نہیں۔

(کفایۃ المفتی:۱/ ۱۹۶)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

..... مردہ اگرچہ نہ سنتا ہے اور نہ ہی جواب دے سکتا ہے۔

(احسن الفتاوی:٤/ ٢٠٤)

اب کیا فرماتے ہیں ہمارے کرم فرما جو یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ جمہور علمائے دیوبند سماع موتی کے قائل ہیں اور ائمہ احناف سے اس بارے میں کچھ ثابت نہیں۔ کیا وہ حضرت نانوتویؒ، حضرت گنگوہیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ کو جمہور علمائے دیوبند میں شامل نہیں سمجھتے! ہمیں بھی تو معلوم ہو کہ ان کی دیوبندیت کے ترجمان، جمہور اور اکابر کون ہیں؟ نیز کیا یہ حضرات بغیر کسی تحقیق کے عدم سماع کا مذہب احناف کے سر تھوپتے رہے؟ آخر کچھ تو خوف خدا چاہیے۔

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ حضرت الشیخ مولانا انور شاہ کشمیریؒ کی تحقیق یوں بیان کرتے ہیں:

ان الضابطة انما هو عدم السماع

لكن المستثنيات في الباب كثيرة

(فتح الملهم:٢/ ٤٧٩)

بے شک ضابطہ تو عدم سماع ہی ہے

لیکن اس باب میں مستثنیات بہت ہیں۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

فیض الباری میں انہی مستثنیات میں سے بعض مواقع سے بحث کی گئی ہے۔ ہمارے کرم فرما اُن سے حضرت کشمیریؒ کو قائل سماع ثابت فرمانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ حضرتؒ اُن مواقع پر بھی یہ قید لگاتے ہیں:

فلا یسمع فی کل وقت

پس مردہ ہر وقت نہیں سنتا۔

(فیض الباری: ٤/ ٩١)

ہمارے بعض کرم فرما سماعِ موتیٰ کے اثبات میں دو چیزیں بہت شدومد سے پیش کرتے ہیں:

۱۔ حدیث قرع النعال: بعض مہربان ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر دل میں نفاق اور عناد نہ ہو تو صرف یہ ایک حدیث ہی کافی ہے۔

۲۔ قبر پر سلام کرنے کا حکم۔

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ اگر دل میں نفاق اور عناد نہ ہو تو ان دونوں امور میں حضرت گنگوہی رحمہ اللہ کا محققانہ جواب ان شاء اللہ نافع ثابت ہوگا۔

قولہ (السلام علیکم یا اھل القبور) استدل بظاھرہ من قال بسماعھم ومنھم عمر وابنہ وایضاً فلھم من الروایات ما ورد ان المیت یسمع خفق نعالھم اذیحضر ان عندہ ملکان نکیر و منکر۔

والجواب ان ذلك کنایة عن سرعة اتیانھما بعدالدفن لا حقیقةً۔

ومن انکر سماعھم تشبث بتوسط الملائکة لتصحیح الخطاب۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

آپ کا کہنا (السلام علیکم یااھل القبور) اس کے ظاہری الفاظ سے قائلین سماع نے استدلال کیا ہے اور ان میں حضرت عمرؓ اور ان کے صاحبزادے (حضرت عبداللہ ابن عمرؓ) بھی شامل ہیں۔ ان کے دلائل میں یہ روایت بھی ہے کہ میت شرکاء تدفین کے جوتوں کی آواز سن ہی رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے نکیر اور منکر آجاتے ہیں (حدیث قرع النعال)۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ ان فرشتوں کے جلدی آجانے سے کنایہ ہے نہ کہ حقیقتاً سننا۔

منکرین سماع اہل قبور پر سلام کو خطاب صحیح ہونے کے لئے فرشتوں کے واسطہ سے متعلق کرتے ہیں۔

(الکوکب الدری: ۲/ ۱۹۷)

ہمارے مہربانوں کے دونوں استدلال رد فرمانے کے بعد منکرین سماع کے دلائل بیان فرماتے ہیں:

واستدل المنکرون و منھم عائشۃؓ و ابن عباسؓ و منھم الامامؒ بقولہ تعالی: انک لاتسمع الموتی، فانہ لما شبہ الکفار بالاموات فی عدم السماع علم ان الاموات لایسمعون والالم یصح التشبیہ۔

اور منکرین سماع نے، جن میں حضرت عائشہ، حضرت ابن عباسؓ اور حضرت امام ابوحنیفہؒ بھی شامل ہیں، اللہ تعالیٰ کے فرمان انک لاتسمع الموتیٰ (بے شک تم مردوں کو نہیں سنا سکتے) سے استدلال کیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہاں کفار کو عدم سماع میں اموات سے تشبیہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

دی ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ بے شک مردے نہیں سنتے ورنہ تشبیہ صحیح نہیں ہوتی۔

(حوالہ بالا:۲/۱۹۷)

اس کے بعد حدیث قلب بدر پر گفتگو فرماتے ہیں اور نتیجہ یوں بیان فرماتے ہیں:

ولایکون دلیلاً علی السماع فالظاھرانکار السماع و ھو الاصح عندنا، والکلام فی ذلك طویل لیس ھذا موضعه فلیطلب

پس یہ سماع پر دلیل نہیں بن سکتی، اس لئے ظاہر انکار سماع ہی ہے اور یہی ہمارے نزدیک صحیح ہے۔ اور اس میں طویل بحث ہے، جس کا یہ موقع نہیں، پس اسے تلاش کر۔

(الکوکب الدری: ۲/۱۹۸)

حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ فرماتے ہیں:

صحاح کی روایات میں صرف السلام علیکم کہنے کا حکم ہے جسکی وجہ یہ ہے کہ مردہ اگرچہ نہ سنتا ہے اور نہ ہی جواب دے سکتا ہے مگر قبر پر یہ الفاظ محض زائر کیلئے عبرت ہونے کی وجہ سے مشروع ہیں ..... مقصد اعتبار للزائر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

(احسن الفتاوی ۴/۲۰۴)

معروف سلام کے علاوہ بھی سلام کے مختلف معانی ومفاہیم ہیں:

۱۔ سلام ترحیب: آیۂ کریمہ اذا جاءك الذین یومنون بآیاتنا فقل

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

سلام علیکم الخ میں سلام بمعنی ترحیب واستقبال (خوش آمدید) آیا ہے۔

۲۔ سلام دعائیہ: سلام علی نوح ، سلام علی موسی و ھارون وغیرہ آیات میں سلام دعا کے مفہوم میں آیا ہے۔

۳۔ آیہ کریمہ واذا خاطبھم الجا ھلون قالوا سلاماً میں سلام سے سداداً من القول یا رفع شر اور سلامتی کی بات مراد لی گئی ہے۔

غرض یہاں سلام سے عرفی سلام (سلام تحفہ) مراد نہیں ، جس میں مخاطب کو سنانا اور اسکی طرف سے جواب کا ملنا مقصود ہوتا ہے۔ بلکہ یہاں سلام دعا کے مفہوم میں ہے۔

حضرات اکابر دیو بند" کی مصدقہ کتاب "کشف مغالطات در مسئلہ سماع اموات" میں اس پر مفصل بحث ہے جس میں فرماتے ہیں :

پس اسی طرح قبرستان میں جاکر سلام کرنا دراصل دعائے مغفرت ہے۔ کیونکہ وہ سلام سلام نہیں ہے بلکہ یہ سلام صرف دعا ہے۔ جبکہ یہ سلام درحقیقت سلام ہی نہیں ہے بلکہ خالص دعا ہے پس دعا کے لئے مدعو لہ کا سننا شرط نہیں ہے۔ پس السلام علیکم دار قوم مومنین میں کوئی مردوں کو سنانا مقصود ہے نہ ان کا سنا مطلوب ہے ۔ یہ تو اللہ پاک سے اُن کے لئے رحمت اور امان کا طلب کرنا ہے۔ پس اللہ اس سلام کو سنتا ہے اور اسی کا سننا کافی ہے۔ وہ اس سلام کی وجہ سے مردوں کے گناہ معاف کرے گا اُن پر رحمت نازل فرمائے گا۔

(کشف مغالطات :۱۱۲)

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

آگے اس پر جمہور فقہائے احناف کی عبارات نقل فرمائی ہیں۔

اہل قبور پر سلام سے سماع الموتی پر استدلال کرنا خالص بریلویانہ انداز ہے۔ وہ بھی تشہد میں السلام علیك ایها النبی سے نبی کریم ﷺ کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے اور دور و نزدیک سے سننے پر استدلال کرتے ہیں۔ ہمارے مہربانوں کو غور فرمانا چاہیے کہ وہ محض ضد و عناد میں کس طرف جا رہے ہیں۔

اکابر علماء دیوبندؒ کی تحقیق اور عبارات واضحہ سے دونوں مسئلوں کی وضاحت کے بعد روایت من صلی علی عندی قبری الخ کے متعلق چند معروضات سے پہلے ایک اصولی بات عرض کی جاتی ہے۔

اگر یہ روایت ثابت بھی ہو جائے تو اسکی حیثیت خبر واحد کی ہو گی اور یہ ایک ظنی چیز ہے جو کسی آیت میں تخصیص یا اس میں نسخ نہیں کر سکتی۔ اس لئے آیات کو اپنے عموم پر باقی رکھتے ہوئے اس حدیث میں تاویل کی جائے گی، جیسا کہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ کے حوالہ سے ابھی گزرا (فتاوی دارالعلوم دیوبند: ۵/ ۴۶۷) اور مسئلہ عدم سماع الموتی میں یہی محققین احناف اور اکابر علمائے دیوبندؒ کا اصول ہے۔ وہ آیت انك لا تسمع الموتیٰ اور ما انت بمسمع من فی القبور وغیرہما آیات سے عدم سماع کا ضابطہ اخذ کرتے ہیں اور حدیث قرع النعال اور حدیث قلیب بدر میں تاویل کرتے ہیں۔

حضرت گنگوہیؒ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی تاویل پر فرماتے ہیں۔

اعلم من هنا اخذ ابو حنیفةؒ طریق بقاء الایة

و تاویل الحدیث اقتداء بعائشةؓ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

جان لیں کہ امام ابو حنیفہؒ نے سیدہ عائشہؓ کی اقتداء کرتے ہوئے یہیں سے آیت کو باقی رکھنے اور حدیث میں تاویل کرنے کا طریقہ اخذ کیا ہے۔

(تقریر الجنجوهی علی صحیح البخاری: ۸۰)

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ کے ایک سوال کے جواب میں حضرت گنگوہیؒ ارشاد فرماتے ہیں:

سو مسلک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مثل طریقہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ ہے کہ آیت قطعی کو اپنی حالت میں رکھ کر اور معنی حقیقی پر حمل کر کے کہ اصل موضوع لہ ہے، حدیث میں کہ شرح قرآن ہے، تاویل مناسب ہے جب تک قطع معنی حدیث پر حاصل نہ ہو جاوے۔ چنانچہ اصول میں مبرھن ہے۔ پس آیت انك لا تسمع الموتی قطعی خاص اور احادیث سماع ظنی۔ اخبار احاد سے تخصیص کس طرح درست ہو سکتی ہے۔

پھر اس آیت میں استعارہ ہے کہ کفار کو اموات واصم سے تشبیہ دیا، اور مستعار منہ میں معنی وجہ شبہ کے حقیقتاً ہوتے ہیں۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ میت اور اصم میں صلاح سماعت نہیں، لہذا معنی عدم اجابت کے جو مجاز ہے، مشبہ بہ میں لینا کیسے درست ہوگا۔ البتہ مشبہ میں یہی مراد ہے۔ لہذا حسب قاعدہ مرجح جانب عدم سماع ہے اور حضرت عمرؓ نے چونکہ فخر عالم کی زبان سے ما انت باسمع منهم سنا تھا تو انکے نزدیک یہ حدیث بھی قطعی تھی۔ سو جو کچھ معنی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

انہوں نے سمجھے اس فہم کی وجہ سے اگر تخصیص کریں ہو سکتا ہے۔
ورنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے تو خود حدیث میں تاویل کی اور آیت کو حال خود رکھا اور جمع کر دیا۔ الحاصل ارجح مذہب عدم سماع کا ہے حسب قواعد۔ پس احادیث سماع میں تاویل مناسب ہے.....

(لطائف رشیدیہ ، تالیفات رشیدیہ: ۶۷۶، ۶۷۷)

مزید وضاحت یوں فرماتے ہیں:

سو ایسے موقع پر قطعی کو قطعی سے تخصیص یا نسخ کیا گیا ہے آیت ہو یا حدیث متواتر و مشہور، خلاف مسئلہ سماع موتی کے اور مسئلہ بکاء علی المیت کے، کہ وہاں بمقابلہ قطعی خاص وعام کے خبر واحد ہوئی۔ لہذا وہاں خبر واحد میں تاویل کی گئی۔ دونوں میں فرق ظاہر ہے۔

(بحوالہ مذکورہ بالا: ۶۷۷)

یہاں حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں کہ لیس للانسان الا ما سعی کی موجودگی میں ایصال اجر صدقات وغیرہ کی روایات میں تاویل نہیں کی جاتی کہ یہ روایات متواتر و مشہور ہونے کی وجہ سے قطعی ہیں اور آیت میں تخصیص یا نسخ کر سکتی ہیں۔ لیکن مسئلہ سماع الموتی میں صورتحال اس کے برعکس ہے۔ یہاں انك لا تسمع الموتی وغیرھا آیات قطعی ہیں اور روایات سماع اخبار احاد ہیں۔ اس لئے ان روایات میں تاویل کی جاتی ہے اور آیت کو اپنے عموم اور ظاہر پر باقی رکھ کر عدم سماع کو اختیار کیا جاتا ہے۔ یہی معاملہ حدیث بکاء علی المیت میں ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

کشف مغالطات میں بھی حضرت گنگوہیؒ کی اس عبارت کے ابتدائی حصہ سے عدم سماع پر استدلال کیا گیا ہے۔ (ص ۷۵، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۵)۔

حضرت گنگوہیؒ کی یہ عبارت کشف مغالطات کی ابتداء میں ایک فتویٰ میں بھی نقل کی گئی ہے۔ گویا پوری کتاب اس متن کی شرح اور کتاب پر تصدیقات اس عبارت کے لئے بھی تصدیقات ہیں۔ علاوہ ازیں بعض حضرات نے بطور خاص حضرت گنگوہیؒ کی اس عبارت کی تصدیق فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ حضرت مولانا سید احمد حسنؒ (شاگرد حضرت نانوتویؒ)۔

۲۔ حضرت مولانا محمد یسینؒ، مہتمم مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی۔

۳۔ حضرت مولانا محمد اشرف علیؒ، مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی: انہوں نے حضرت نانوتویؒ کا بھی یہی مسلک قرار دیا ہے۔

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہؒ۔

۵۔ حضرت مولانا محمد قاسمؒ، مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

۶۔ سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ۔

۷۔ حضرت مولانا محمد عبدالعلی دہلویؒ۔

۸۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ: انہوں نے اپنی تصدیق میں اس عبارت کو استدلال میں پیش فرمایا ہے۔

اس طرح حضرت گنگوہیؒ کی یہ تحریر عدم سماع موتی پر علمائے دیوبند کی مسلکی دستاویز کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

حدیث مذکورہ میں [illegible] کی [illegible]

حضرت گنگوہیؒ فرماتے ہیں:

غرضها ان الحدیث صحیح لکن الخبر الواحد لا یعارض بالظن

فان الظن قد یخطی وهذا هو المذهب عندنا خلافا للشافعی

(الحل المفهم لصحیح مسلم [illegible])

ان کی غرض یہ ہے کہ حدیث بے شک صحیح ہے لیکن خبر واحد

(ہونے کی وجہ سے) قرآن کا معارضہ نہیں کر سکتی (یہ خبر واحد

ظنی ہے) پس ظن خطا بھی کر جاتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ مجالس الابرار سے نقل فرماتے ہیں

دراحادیث صحیحہ است کہ گفت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ

فرمود: لا تجعلوا قبری عیداً فصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی

حیث کنتم مگردانید قبر مرا عید گاہ و درود فرستید بر من کہ درود نزدیک

درود شما خواہد رسید مرا از جائے کہ باشید [illegible] و نیز در کلام

آنحضرت ﷺ فصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم

اشارتے واضح است کہ نزدیک شدن بقبر و دور شدن از آنجا در فایدہ

درود برابر است۔ پس حاجت بعید گاہ ساختن قبر شریف نیست۔

(البلاغ المبین [illegible])

صحیح احادیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا:

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

لاتجعلوا قبری عیداً فصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم ،
میری قبر کو عید گاہ (اجتماع گاہ) مت بنانا اور مجھ پر درود بھیجنا کہ دور و نزدیک ہر
جگہ سے تمہارا درود مجھ پر پہنچے گا خواہ تم کہیں بھی ہو۔ نیز نبی کریم ﷺ
کے فرمان فصلوا علیّ فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم میں واضح
اشارہ ہے کہ درود کے فائدہ میں قبر شریف کے نزدیک ہونا یا دور ہونا برابر
ہے۔ اس لئے قبر شریف کو عید گاہ بنانے کی ضرورت نہیں۔

شیخ محمد بن سید درویش، صاحب اسنی المطالب، فرماتے ہیں :

حدیث: من صلی علی عندی قبری سمعته ومن صلی علی نائیا
ابلغته، اعله البیهقی بابن مروان وقال العقیلی: لا اصل له، وقال
ابن دحیه: موضوع، تفرد به محمد بن مروان وکان کذابا، واورده
ابن الجوزی فی الموضوع، وفی المیزان: محمد بن مروان
السدی ترکوا اتهم بالکذب و اورده له هذا الخبر

(اسنی المطالب: ۲۱۶)

حدیث من صلی علی الخ، بیہقی نے ابن مروان کی وجہ سے اس پر جرح
کی ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں۔
ابن دحیہ کہتے ہیں: یہ روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔
اسے روایت کرنے میں محمد بن مروان اکیلا ہے اور وہ کذاب تھا۔
ابن جوزی اسے موضوعات میں لائے ہیں۔
میزان الاعتدال میں ہے: محمد بن مروان سدی، اسے ترک کیا گیا

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

اور اس پر جھوٹا ہونے کی تہمت ہے، اور (بطور مثال) اس کی یہی روایت لی ہے۔

ابن عبد الہادی لکھتے ہیں:

وقد روىٰ بعضهم هذا الحديث من رواية ابى معاوية عن الاعمش، وهو خطا فاحش، وانما هو محمد بن مروان تفرد به، وهو متروك الحديث.

(الصارم المنكى: ۱۹۰)

بعض نے اسے بطریق ابو معاویہ عن الاعمش روایت کیا ہے لیکن یہ خطائے فاحش ہے۔ وہ (ابو معاویہ کی بجائے) محمد بن مروان ہی ہے جو اسے روایت کرنے میں اکیلا ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

خلاصۃ الکلام

۱۔ تمام مکلفین کو مرنے کے بعد برزخی زندگی ملتی ہے جس کے مختلف مدارج ہیں۔ اس کا اعلیٰ ترین اور اشرف ترین درجہ جناب نبی کریم ﷺ کے لئے ثابت ہے اور نبی کریم ﷺ حیات دنیویہ کے ساتھ نہیں بلکہ حیات برزخیہ کے ساتھ زندہ ہیں۔ دنیا کے اعتبار سے تو انبیاء و شہداء سب اموات میں داخل ہیں۔ اہل سنت میں سے کسی نے حیات برزخیہ کا انکار نہیں کیا۔ اس لئے ہمارے جو مربان حیات برزخیہ کا انکار کر رہے ہیں اور اس پر فتویٰ بازی کا طوفان اٹھائے ہوئے ہیں، وہ اہل سنت کی صف میں نہیں کھڑے۔

۲۔ شریعت کی اصطلاح میں قبر برزخ کو کہتے ہیں۔ عذاب و ثواب قبر اسی برزخ سے متعلق ہے اور یہ دنیاوی زندگی ختم ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

۳۔ انك لاتسمع الموتی وغیرہ آیات قرآنیہ کی روشنی میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ، سیدنا الامام الاعظمؒ اور علمائے احناف کا موقف یہ ہے کہ مردے نہیں سنتے۔ انہوں نے آیات کو اپنے عموم پر باقی رکھتے ہوئے روایات سماع الموتی کو اخبار احاد اور ظنی قرار دے کر ان میں حسب قاعدہ تاویل کی ہے اور انکار سماع کو اختیار کیا ہے۔ یہی اکابر دیوبندؒ کا موقف اور مسلک ہے۔ اس لئے سماع الموتی کے قائلین احناف اور خصوصاً اکابر علمائے دیوبندؒ سے الگ کوئی راہ تراش رہے ہیں۔

۴۔ من صلی علی عند قبری اور ما من احد یسلم علی، جیسی روایات میں سخت جرح، طویل کلام اور فنی ابحاث ہیں۔ بر تقدیر ثبوت ان کا درجہ زیادہ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

سے زیادہ اخبار احاد اور ظنی کا ہے۔اس لئے یہ کسی نص قطعی میں تخصیص یا نسخ نہیں کر سکتیں۔لہذا عدم سماع الموتی پر معرض استدلال میں پیش کردہ آیات کے عموم کو باقی رکھتے ہوئے ان میں تاویل کی جائے گی۔اس طرح یہ روایات اپنے امثال کے ساتھ جمع بھی ہو سکتی ہیں اور ضابطہ عدم سماع بھی بر قرار رہ جاتا ہے۔

ان موضوعات پر قرآن وحدیث سے تفصیلی دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں لیکن یہاں اسکا موقع نہیں۔ان سطور میں محض یہ دکھانا مقصود ہے کہ اشاعۃ التوحید والسنۃ نے ان مسائل میں اکابر علمائے دیوبندؒ سے اختلاف نہیں کیا بلکہ وہ اکابر دیوبندؒ ہی کے مسلک کو پھیلا رہی ہے۔البتہ اکابرؒ کے نام پر دکانیں سجانے والے ان عبارات کی روشنی میں اپنا مقام خود متعین کر لیں کہ :

ہم نے کچھ عرض کیا تو شکایت ہو گی!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

ربیع الاول ۱۴۲۱ھ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

ضمیمہ

متحدہ ہندوستان کے ایک بزرگ عالم نے سماع موتی کے انکار میں ایک فتویٰ شائع فرمایا تھا، جس سے اہل بدعت بہت سٹ پٹائے اور تلملائے۔ چنانچہ اس فتویٰ کے رد اور جواب میں مولوی کرامت اللہ خان نے ایک رسالہ بنام "فتویٰ درباب ثبوت سماع اموات" لکھا۔ چونکہ اہل بدعت نے اس رسالہ کو بہت اہمیت دی اور وہ جگہ جگہ اسے اہل حق کے خلاف پیش کر رہے تھے، اس لئے اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ نے اس فتنہ کا سد باب ملاج ضروری خیال فرمایا اور اپنی تصدیقات کے ساتھ ۱۹۳۰ء میں مولانا محمد ابراہیم واعظ دہلوی کی کتاب بنام "کشف مغالطات در مسئلہ سماع اموات" شائع فرمائی۔ اس میں سماع اموات کے نام نہاد دلائل کا رد کرتے ہوئے عدم سماع کا اثبات کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس کتاب کے مندرجہ ذیل اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) حاشا و کلا حنفی مذہب سماعت موتی کے تسلیم کرنے سے پاک ہے، مسلمان دھوکہ نہ کھائیں ہوشیار رہیں ﴿صفحہ ۱۵﴾۔

(۲) لیکن سن لیجئے اور خوب غور سے سن لیجئے کہ مذہب حنفیہ میں سماعت موتی ثابت نہیں ہے۔ جو کوئی حنفیت کا دعویٰ کرے پھر سماعت موتی کا قائل ہو، وہ بے شک اس مسئلہ میں امام اعظم رحمہ اللہ کی تقلید اور گروہ حنفیہ رحمہم اللہ سے نکل گیا ﴿صفحہ: ۱۶﴾۔

(۳) اے حضرات! خاص امام اعظم رحمہ اللہ سے عدم سماعت موتی کی

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

روایت موجود، مذہب حنفیہ کے اصول کی کتابیں امام محمد صاحبؒ کی تالیفات جن کا نام ظاہر الروایہ مشہور ہے اس میں سے جامع الصغیر، پھر جامع الصغیر کی شرحیں جو اکابر علماء حنفیہ کی تالیفات سے ہیں وہ موجود، جس میں صاف صاف عدم سماعت موتی کا مسئلہ منقول ہے۔ پھر ہدایہ اور ہدایہ کی شروح میں بالتصریح عدم سماعت موتی کا ثبوت، پھر کنزالدقائق کی شرحیں کھول کھول کر کہہ رہی ہیں کہ عند الحنفیہ سماعت موتی اصلاً ثابت نہیں ہے۔ ماسوا ان کے بہت فتاوے حنفیہ اس مسئلہ کو لکھتے چلے آتے ہیں کہ بالضرور حنفیہ مذہب میں نہ سننا اموات کا محقق ہے اور ثبوت سماعت اموات کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ ۱۲ صفحہ ۷ ا ھ۔

(۴) اور دین میں یعنی قرآن مجید کی چند آیتوں سے اہل قبور کا نہ سننا ثابت ہو چکا ہے۔ پس قرآن کے خلاف دین اور کیا چیز ہو سکتی ہے! خود حضرت امام اعظمؒ اور جمہور فقہائے حنفیہ اہل قبور کی سماعت کے انکاری ہیں۔ ان حضرات سے الگ دین کس چیز کا نام ہو سکتا ہے! ۱۲ صفحہ ۱۰۶ ا ھ۔

(۵) امام اعظمؒ اور جمہور فقہاء سب کے سب عدم سماعت کے قائل اور سب کے سب آپس میں متفق الخیال ہیں۔ ۱۲ صفحہ ۱۲۳ ا ھ۔

(۶) الحمد للہ گروہ حقہ یعنی جمہور فقہاء حنفیہ بالکل عدم سماعت کے قائل ہیں اور یہی حضرت امام اعظمؒ کا مذہب ہے۔ عمدہ چند شافعی لوگوں کی تحقیق میں سماعت موتی کا قائل ہوا ہے۔ حنفی لوگ اصلاً عمرو کے عقیدے سے موافق نہیں ہیں۔ عمرو ہدایہ اور ہدایہ کی شروح اور جامع صغیر اور جامع صغیر کی شروح، کنزالدقائق اور کنزالدقائق کی شروح، درمختار اور اس کی شروح اور دیگر

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

معتبرات فقہ حنفیہ مطالعہ کرے، اس میں صاف اور نہایت روشن الفاظ میں عدم سماعت کا ثبوت اور سماعت کا انکار لکھا ہے۔ اور اگر کوئی آنکھیں بند کرلے اس کا علاج ہی کیا ہو سکتا ہے ﴿صفحہ: ۱۲۴﴾۔

(۷) کون سماعت موتی کا قائل ہے شافعی المذہب لوگ یا حنبلی المذہب یا ایک دو عمرو کی مانند کچے حنفی، ماسوا ان کے امام اعظمؒ اور جمہور فقہائے حنفیہ سلف سے خلف تک برابر عدم سماعت کے قائل ہیں اور کبھی ایسی بھی امام اعظمؒ یا جمہور فقہاء سے کوئی روایت منقول نہ ہوئی کہ یہ لوگ جسد کی سماعت کا انکار اور روح کی سماعت کا اقرار کرتے تھے۔ بلکہ یہ حضرات علی الاطلاق متوفی کی عدم سماعت کے قائل ہیں ﴿صفحہ: ۱۲۷﴾۔

(۸) حضرت عائشہ صدیقہؓ سماعت اموات، روح کی ہو یا جسد کے لئے، سب کو قرآن مجید کے خلاف جانتی ہیں۔ اور آپ عدم سماعت کی قائل اور سماعت اموات کی سخت مخالف ہیں ﴿صفحہ: ۱۳۶﴾۔

(۹) ایک مجمع صحابہؓ میں جبکہ بی بی عائشہ صدیقہؓ نے حضرت ابن عمرؓ پر قصہ بدر کی نسبت لفظ یسمعون پر اعتراض کیا اور اس کو قرآن مجید کے خلاف بیان کیا۔ خود ابن عمرؓ لفظ ھم یسمعون کا روایت کرنے والے اس مجمع صحابہؓ میں موجود تھے۔ حضرت عائشہؓ کا قول اور اعتراض سن کر سب خاموش رہے، کسی نے اعتراض نہ کیا اور اجماع سکوتی کے طور پر سب نے عدم سماعت کو قبول فرمایا ﴿صفحہ: ۱۵۳﴾۔

کشف مغالطات کی تصدیق فرمانے والے حضرات اکابرؒ میں سے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

بعض کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

۲۔ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ

۳۔ حضرت مولانا سید احمد حسن امروہیؒ (شاگرد حضرت نانوتویؒ)

۴۔ حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ

۵۔ حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہؒ

۶۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰنؒ

۷۔ حضرت مولانا عنایت الٰہیؒ (مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

۸۔ حضرت مولانا محمد الیاسؒ (بانی تبلیغی جماعت)

۹۔ حضرت مولانا محمد یحییٰؒ (آپ حضرت مولانا محمد الیاسؒ بانی تبلیغی جماعت کے بھائی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کے والد گرامی تھے)۔

۱۰۔ حضرت مولانا محمد میاںؒ

۱۱۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

۱۲۔ حضرت مولانا ظفر احمد تھانویؒ

کشف مغالطات کے آخری چار صفحات (صفحہ ۱۶۵۔۱۶۸) جو "اطلاع ضروری" اور تصدیقات پر مشتمل ہیں، کی عکسی نقل ہدیہ قارئین ہے۔

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

اطلاع ضروری

اے حضرات آنا اپ صاحبان کو سمجھنا ضروری ہے کہ بعض حضرات علماء حنفیہ سماعت اموات کے مسئلہ کی نسبت یہ ارشاد کرتے ہین کہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اسکا یہ مطلب نہین ہے کہ مذہب حنفیہ مین سماعت اموات کا مسئلہ اختلافی ہے بلکہ حنفی مذہب مین مردون کا نہ سنا اتفاقی مسئلہ ہے تمام فقہ حنفیہ مین اس مسئلہ کو صاف طور سے لکھا ہے بلکہ مراد سماعت موتے کے مسئلہ کے اختلافی ہونے سے یہ ہے کہ مذہب حنفیہ اور مذہب شافعیہ کا باہم اختلاف ہے بعضے شافعی مذہب والے سماعت اموات کو قائل اور جمہور فقہاے حنفیہ عدم سماعت کے قائل ہین اور شافعیون کا حنفیون سے اختلاف کرنا حنفیونکو کچھ مضرت نہین پہونچاتا اگر شافعی اور حنفی کا اختلاف کچھ مضرت پہونچانے والا قرار دیا جاے پھر تو ہزارہا مسائل مین جو حنفیہ شافعیہ کا اختلاف ہے اون سارے مسئلون مین آپ کیا کہین گے کیا ان مسائل کو اختلافی کہکر حنفی مذہب کی تقلید چھوڑکر شافعی مذہب اختیار کرنے کے یا غیر مقلد ہونا پسند کرینگے نہین نہین ہرگز نہین حنفی مذہب بالکل ایکطرف سے مطمئن ہوا بیٹھا ہے اور علی الاعلام عدم سماعت کا حکم جاری کرتا ہے حنفیون کو جسکا قبول کرنا لازم ہے ہان غیر مذہب قبول کرے نہ کرے اوسے اختیار ہے اب بعض مقدس علماء کی مہرین جو بالتصریح عدم سماعت موتے کو حنفی مذہب فرماکر حنفی مذہب کی رو سے عدم سماعت کے قائل ہین اونکے اسماے گرامی اونکی پاک مہرین اونکے متبرک دستخط آپ کے سامنے بغرض زیارت پیش کئے جاتے ہین اور یہ مہرین اور دستخط بہت ہی کم نہایت قدر قلیل درج ہوئی ہین انشاء اللہ العزیز کسی دوسرے موقعہ پر انکو مہرون کی کثرت دکھائی جائیگی سو اہم مہرون دستخط حضرات علماے کرام و صوفیہ ہاے عظام مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند خلد اللہ فیوضہم الی یوم القیامۃ سمعہ عبارات اقول وباللہ التوفیق مسلہ سماع موتے مختلف فیہا ہے لیکن مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اونکے اصحاب و اتباع کا عدم سماع موتے ہے بدلیل قولہ تعالے انک لا تسمع الموتے و قولہ تعالے و ما انت بمسمع من فی القبور قال فی الدر المختار و اما الکلام فلان المقصود منہ الافہام و الموت ینافیہ الی ان قال فلا شبہ فیہما الکفار بالموتے لا خاوتہ بعد سماعہم و بہ رفع سماع الموتے بذا صحا [illegible] اقول۔ الغرض مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور اونکے

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

اصحاب کا عدم سماع اموات ہے اور باعتبار روایت اور درایت کی یہ ہی راجح ہے جیسا کہ حضرت رئیس المحققین مولانا رشید احمد محدث گنگوہی کی تحقیق سے ثابت ہے حیث قال رحمہ اللہ لہذا حسب قاعدہ مرجح عدم سماع ہے فقط واللہ اعلم | کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند

مہر حضرت ملک العلما سلطان الاتقیاء سرتاج فقہا و محدثین حضرت مولانا مولوی محمود حسن صاحب لازالت ارشاداتہ الی قیام القیامہ باقیۃ

محمود حسن

دستخط مولانا مولانا حضرت مولوی محمد انور شاہ صاحب فاضل بے بدل عالم بے مثل سلمہ اللہ

محمد انور شاہ

مواہیر و دستخط حضرات علمائے کرام و بزرگان عظام مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور الجواب صحیح

عبد الوحید عفی عنہ

دستخط حضرت سلطان المناظرین افضل الفقہائے والمحدثین نائب سید المرسلین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد ادام اللہ فیوضہم الصمد۔

خلیل احمد

دستخط مولوی مفتی مولانا محمد یحیی صاحب خلف الصدق حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل صنجانوی قدس سرہ العزیز

محمد یحیی عفی عنہ | صح الجواب | عبد اللطیف عفی عنہ

الجواب صحیح دستخط مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب مدرس مدرسہ سہارنپور صحیح الجواب

محمد الیاس مدرس مدرسہ سہارنپور

دستخط مولانا مولوی ثابت علی صاحب مدرس مدرسہ سہارنپور دستخط مولانا مولوی ظفر احمد صاحب تھانوی دستخط مولانا مولوی عنایت الہی صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

مواہیر و دستخط حضرات علمائے کرام امروہہ ضلع مرادآباد

عبارت حضرت عمدۃ الخلف بقیۃ السلف عالم اکمل فاضل اجل سید احمد حسن صاحب امروہی شاگرد رشید حضرت سلطان العلماء عالی جناب مولانا و اولانا مولوی محمد قاسم قدس اللہ سرہ العزیز فی حقہ المحقق الکامل المحدث الفقیہ والفاضل النبیہ شیخ الوقت مولانا رشید احمد مطر اللہ علیہ شآبیب الرحمۃ والمغفرۃ۔ الجواب صحیح والاولی بالمذنب والاتقی بالافتقار یعنی حرکہ

عدم سماعت اموات کے متعلق حضرت مولانا مولوی رشید احمد قدس اللہ سرہ الصمد نے تحریر فرمایا ہے اور عدم سماعت اموات مذہب امام اعظم ارشاد کیا ہے یہی قول اور یہی مذہب قبول کرنے کے لایق اور قول عدم سماعت اموات کا فتوے دینے کے قابل ہے مہر حضرت مولانا مولوی سید احمد حسن امروہی حسینی صابری چشتی نقشبندی المجددی مد اللہ فیوضہم صحیح الجواب بلا ارتیاب محمد عبد العزیز مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ الجواب حق والحق احق بالاتباع رضا حسن مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ الجواب صحیح [illegible] مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ

مواہیر و دستخط علمائے بریلی

قد صح بالاجاب شیخ المحدثین المولانا رشید احمد صاحب محمد یٰسین مہتمم مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی میرے نزدیک عدم سماعت کا قول مستمد اور محتاط اور قابل تعامل ہے محمد اشرف علی مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی واقعی جو جواب حضرت مولانا گنگوہی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا واجب التسلیم ہے اور اکثر محققین بھی اسی طرف گئے ہیں اور حضرت مولانا مولوی محمد قاسم نانوتوی کا بھی یہی مسلک ہے عبد الکریم مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم بریلی حمید الدین سجاد علی خان بریلوی عبد العزیز خان عبد اللہ عفی عنہ لاریب جمہور حنفیہ کرام کے نزدیک سماع موتے ثابت نہیں ہے محمود غفرلہ

مواہیر و دستخط علمای گلاوٹھی ضلع بلند شہر

مذہب امام اعظم امام الائمہ امام ابو حنیفہ سماع موتے ثابت نہیں ہے العبد غلام نبی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر الجواب صحیح محی الدین احمد عفی عنہ مہتمم و مدرس مدرسہ اسلامیہ گلاوٹھی والجواب المذکور حق والحق احق ان یتبع بندہ کریم بخش عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ گلاوٹھی ضلع بلند شہر دستخط عالم اکمل فاضل اہل جامع معقول منقول مولانا مولوی ماہ علی صاحب مدرس مدرسہ فیضیہ مندھو لازالت انوار شمسہ طالعۃ علینا الی یوم القیامۃ

Maktaba Tul Ishaat.com Scanned by PDFer

مواہیر و دستخط علمائے شہر میرٹھ

مارقمہ مجیب اللبیب فھو اصیب صوب اللہ تعالیٰ اعلم [محمد اسحٰق حنفی عفی عنہ] مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ شہر میرٹھ

مواہیر ضلع سورت

محمد اسحٰق ناظم از مدرسہ تعلیم الدین واقع سورت بندہ [محمد احمد عفی عنہ] خادم اہل وطن احمد حسن مہتمم مدرسہ تعلیم الدین احمد

مواہیر و دستخط علمائے تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

دستخط فاضل اجل عالم عامل مولانا مولوی شاہ [اشرف علی] صاحب تھانوی لازالت انوار شمسہ طالعۃ علینا الی یوم القیام

مواہیر و دستخط حضرات علمائے دہلی

ما اجاب بہ خاتم المحققین سند المحدثین مولانا رشید احمد المحدث قدس سرہٗ ہو الاوفق بمذہب الحنفیہ والراجح بحسب الدلیل واللہ اعلم کتبہ العبد المسکین [محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ] مدرس المدرسۃ الامینیۃ الدعوۃ

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا جواب بہت درست ہے [محمد قاسم عفا عنہ] مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

واقع سنہری مسجد الجواب صواب [عبد اللہ] مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی الجواب صحیح

[انظار حسین عفی عنہ] مدرس مدرسہ امینیہ دہلی الجواب صحیح [عبد الغنی حنفی عنہ] الجواب صواب

بلاریب [ضیاء الحق عفی عنہ] مدرسہ امینیہ دہلی عدم سماعت موتے کو ترجیح ہے [محمد عبد الغفور دہلوی]

ماقال ملک العلما سلطان الاتقیا زین المفسرین راس المحدثین مولانا رشید احمد گنگوہی طاب اللہ ثراہ ہو الاصح وہو مذہب اکثر مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین بندہ احمد سعید عفا اللہ عنہ واعظ دہلوی

الجواب صحیح بندہ [ظہیر الدین عفا عنہ] نگینوی مقیم در مسجد اونچی محلہ تیلی واڑہ ما حکم واجاب بہ راس المحدثین تاج الفقہاء والمفسرین مولانا رشید احمد علی الرحمۃ من اللہ الصمد ہو الحق بحسب الدلائل الراجحہ ہو الاوفق بمذہب الحنفیہ والحق احق بالاتباع لان الحق یعلو ولا یعلی علیہ العبد الراجی الی رحمۃ اللہ السنان محمد حبیب الرحمٰن عفی عنہ دہلوی فی الواقع عدم سماع اموات کو مذہب حنفیہ میں ترجیح ہے

[محمد عبد العلی عفا اللہ عنہ] دہلوی الجواب صواب [محمد میاں] مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی

فاضل مجیب نے جس قید کے ساتھ مولوی محمد کرامت اللہ خانصاحب کے رسالہ کا جواب دیا ہے نہایت صحیح ہے۔

[شبیر الاسلام دہلوی]

Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer

تصنیفات وتالیفات

المکتبة الیمانیه جامعة الامام محمد طاهرؒ دارالقرآن پنج پیر

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث محمد طاهر رحمۃ اللہ الغفار

- سمط الدرر فی ربط الایات والسور — عربی
- العرفان من اصول القرآن — عربی
- البصائر للمتوسلین باهل المقابر — عربی
- النشاط عن حیلة الاسقاط — عربی
- نیل السائرین فی طبقات المفسرین — عربی
- ضیاء النور لدحض البدع واماتة الفجور — عربی
- اللمعان من خلاصة سورة القرآن — پشتو
- الانتصار لسنة سید الابرار — اردو
- حقیقت مودودی — اردو
- ارشاد الانام فی ترک [illegible] خلف الامام — اردو
- بقیة الاثار من الحیوة [illegible] — اردو

تصانیف حضرت شیخ القرآن والحدیث مولانا طیب طاہری ؒ

- القطوف الدانیة (تفسیر سورة فاتحة) — اردو
- مسلک الاکابر فی تحقیق الحیوة وعدم السماع لاهل المقابر — اردو
- کتاب الجهاد — اردو
- کلمه حق
- ازالة الاوهام — پشتو
- د مدمة القهریة علی دندنة الدهریة — اردو
- مخزن الدر من افادات صاحب سمط الدرر
- مشکلات القرآن

اشاعت الکتاب
Maktaba Tul Ishaat.com
Scanned by PDFer